چوتھا اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز منگل 13 اگست 2013

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ صحت

لاہور: ہسپتالوں میں برن یونٹ و بستروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***21: میاں نصیر احمد:** کیاوزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) لاہور میں موجود کون کون سے سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹ موجود ہیں، ان میں بستروں کی تعداد کیا ہے ہر ہسپتال کی علیٰحدہ علیٰحدہ فہرست فراہم کی جائے ؟

(ب) ان ہسپتالوں میں جلے ہوئے مریضوں کے داخلے کی اوسط تعداد کیا ہے ؟

(ج) جلے ہوئے مریضوں کو علاج کے حوالے سے کیا کیا سہولیات ہسپتالوں میں فراہم کی جا رہی ہیں ؟

(تاریخ وصولی یکم جون 2013 تاریخ ترسیل 17 جون 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) لاہور میں میو ہسپتال میں برن یونٹ موجود ہے جو کہ 08 بیڈز پر مشتمل ہے یہ برن یونٹ سرجری وارڈ سے منسلک ہے لہذا اگر ایمرجنسی میں مزید بیڈز کی ضرورت پڑے تو سرجری وارڈ سے مہیا کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جناح ہسپتال لاہور میں 65 بیڈز پر مشتمل برن یونٹ کی عمارت مکمل ہو چکی ہے۔ برن یونٹ کے equipments کی خریداری کیلئے Tenders جاری ہو چکے ہیں۔ جن میں سے چند equipments آ چکی ہیں اور امید ہے کہ یہ برن یونٹ اکتوبر کے آخر میں کام شروع کر دے گا۔ اس کے علاوہ لاہور کے ہر تدریسی ہسپتال کے سرجری وارڈ میں جلے ہوئے مریضوں کے علاج معالجہ کیلئے علیٰحدہ سے بیڈز مختص کئے گئے ہیں جہاں پر سرجری کے ماہر سرجنز کی نگرانی میں تمام سہولیات بشمول سرجری کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے کیونکہ جنرل سرجن ایسے مریضوں کے علاج معالجہ کیلئے تربیت یافتہ ہوتے ہیں اسی طرح یکی گیٹ ہسپتال لاہور کے بھی ٹراما سنٹر میں 3 بیڈز پر مشتمل برن یونٹ قائم کیا گیا ہے جہاں پر جلے ہوئے مریضوں کو تمام سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ب) میو ہسپتال کے برن یونٹ میں سال 2012 میں 173 مریض داخل ہوئے جبکہ 2013 میں جولائی تک 73 مریض داخل کئے گئے ہیں اس طرح ماہانہ تقریباً 13 مریض داخل ہوتے ہیں۔

(ج) جلے ہوئے مریضوں کو تمام طبی سہولیات بشمول ابتدائی طبی امداد، زخموں کو دھونا، مرہم پٹی کرنا، Isolation وارڈ میں رکھنا، تربیت یافتہ عملہ کے ذریعے ادویات وغیرہ مہیا کی جاتی ہیں اور اگر جلے ہوئے مریض کو پلاسٹک سرجری کی ضرورت ہو تو اس کی پلاسٹک سرجری بھی کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)

خسرہ کی بیماری پر کنٹرول کرنے کی تفصیلات

*38: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب بالخصوص لاہور شہر میں خسرہ جیسے موذی مرض سے بچوں کی اموات واقع ہو رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں چھوٹے بڑے تمام ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں خسرہ کی ویکسینیشن دستیاب ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جس علاقہ اور گھر میں خسرہ کی تشخیص ہو جاتی ہے، اس گھر کے ارد گرد رہنے والے تمام بچوں کی ویکسینیشن کی جاتی ہے؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت خسرہ جیسے مؤذی مرض کو کنٹرول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی یکم جون 2013 تاریخ ترسیل 18 جون 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں خسرہ کی وباء ہے اوراس سے بچوں کی اموات واقع ہورہی ہیں۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ لاہوراور پنجاب کے دوسرے اضلاع میں کسی بھی جگہ خسرہ کی ویکسین کی کمی نہ ہے۔

(ج)اس ضمن میں عرض ہے کہ جس گھر میں خسرہ کی تشخیص ہو جاتی ہے وہاں اوراردگرد کے تین کلو میٹر کے علاقہ میںMass Measles Vaccinationفوری کی جاتی ہے اور خسرہ سے بچاؤ کے انجیکشن لگائے جاتے ہیں۔

(د)نومبر2012میں صوبہ سندھ سے شروع ہوئی جو ابھی تک جاری ہے۔ محکمہ صحت حکومت پنجاب نے صوبہ میں خسرہ کے کنٹرول کیلئے تمام احتیاطی اقدامات کئے۔ پنجاب کے مختلف اضلاع میں دسمبر2012سے خسرہ کے کیسز سامنے آنا شروع ہوئے، جواب تک جاری ہیں۔ پنجاب میں بیماری کی روک تھام اور ویکسینیشن کی بہتری کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے۔

1۔ محکمہ صحت نے29نومبر2012کومختلف اضلاع میں خسرہ کی روک تھام کیلئے گائیڈ لائنز بھجوائیں اور دسمبر2012میں تمام(EDOs(Healthکوالرٹس جاری کئے۔

2۔دسمبر2012میں ضلع رحیم یار خان کی تحصیل صادق آباد اور ضلع راجن پور کی تحصیل روجھان جو کہ صوبہ سندھ کے ساتھ ملحقہ ہیں وہاں6ماہ سے10سال کے بچوں کو خسرہ کے حفاظتی ٹیکے لگائے گئے تاکہ اس کے پھیلاؤ کو روکا جاسکے۔

3۔3جنوری2013کوای پی آئی سٹیئرنگ کمیٹی کی میٹنگ ہوئی جس میں ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ پنجاب،ڈائریکٹر ای پی آئی پنجاب،امراض بچگانہ کے پروفیسرز اورWHOاوریونیسیف کے نمائندوں نے شرکت کی تاکہ صوبہ میں خسرہ کے کنٹرول کیلئے پالیسی وضع کی جاسکے۔

4۔2013۔1۔7 کو صوبائی سطح پر خسرہ کانفرنس منعقد کی گئی جس کی صدارت وزیراعلیٰ پنجاب کے مشیر خواجہ سلیمان رفیق نے کی۔اس کانفرنس میں تمام ڈویژن کے ڈائریکٹرز ہیلتھ،36اضلاع کے ای ڈی اوز (صحت)،ٹیچنگ ہسپتالوں کے ایم ایس صاحبان اور WHOاور یونیسیف کے نمائندوں نے شرکت کی۔خسرہ کے کنٹرول کیلئے تمام ای ڈی اوز کو ہدایات جاری کی گئیں۔ٹیچنگ ہسپتالوں کے ایم ایس صاحبان کو خسرہ کے مریضوں کی روزانہ رپورٹنگ کیلئے ہدایات دی گئیں۔

5۔9فروری2013کو چیف سیکرٹری پنجاب نے تمام اضلاع کے ڈی سی اوز کو خسرہ کنٹرول کیلئے کئے جانے والے اقدامات میں تعاون کی ہدایات جاری کیں۔

6۔PITB کے تعاون سے آن لائن ڈیٹا ٹرانسفر کا سسٹم جاری کیا گیا۔

7۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں خسرہ کے حوالے سے آگاہی مہم شروع کی گئی۔

8۔ تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں ڈی ایچ کیو، ٹی ایچ کیو اور دیہی مراکز صحت میں خسرہ کے مفت علاج کیلئے علیحدہ وارڈ قائم کئے گئے۔

9۔ صوبے میں خسرہ کی ویکسین کی کوئی کمی نہ ہے۔

10۔20اپریل سے 7مئی2013کے دوران لاہور میں خسرہ کی خصوصی مہم چلائی گئی جس کے دوران 6ماہ سے 10سال تک کے 26لاکھ بچوں کو خسرہ کے حفاظتی ٹیکے لگائے گئے۔

11۔WHOاور یونیسیف کے تجزیہ کے مطابق%95سے زائد بچوں کو ٹیکے لگائے گئے۔ اب لاہور میں خسرہ سے متاثرہ بچوں کی تعداد میں خاطر خواہ کمی ہو گئی ہے۔

12۔13۔2012کے دوران حکومت پنجاب نے اپنے ذرائع سے 701ملین روپے کی ویکسین خرید کی۔

13۔ پنجاب کے 12 اضلاع میں خسرہ مہم 24 جون سے شروع ہو چکی ہے جبکہ مزید 6 اضلاع میں 28 جون سے شروع کی جائے گی اور باقی 17 اضلاع میں جولائی کے پہلے ہفتے میں شروع کی جائے گی۔

14۔ 13۔6۔7 کو وزیراعلیٰ پنجاب کی زیر صدارت ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں صوبے میں خسرہ کی صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے تمام صوبے میں خسرہ مہم چلانے کا حکم دیا اور چیف سیکرٹری پنجاب کو خسرہ کی صورت حال کے بارے میں باقاعدہ میٹنگ کرنے کی ہدایات جاری کیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ خسرہ کے نازک مریضوں کو سینئر سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی زیر نگرانی (آئی سی یو) اور سپیشل وارڈ میں رکھا جائے اور سینئر ڈاکٹرز شام کے وقت بھی خسرہ کے مریضوں کو چیک کیا کریں۔

15۔ خسرہ مہم کے دوران مانیٹرنگ کیلئے مختلف اضلاع میں صوبائی سیکرٹریز کا بھی تقرر کیا گیا ہے۔

16۔ 19 جون 2013 کو جناب وزیراعلیٰ پنجاب نے خسرہ اور ڈینگی کی روک تھام کیلئے منعقد اجلاس کی صدارت کی جس میں خسرہ کے خلاف مہم کا جائزہ لیا گیا اور احکامات صادر کئے گئے۔

17۔ فیز۔ون میں پنجاب کے 18 اضلاع میں خسرہ مہم کے دوران 16 ملین بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگائے جائیں گے۔ یہ مہم 24 جون سے شروع کی گی ہے جو کہ 7 جولائی تک جاری رہی۔ اس مہم میں اب تک ایک کروڑ پانچ لاکھ سے زائد بچوں کو ٹیکے لگائے جا چکے ہیں جبکہ اس سال کے آخر میں باقی اضلاع میں خسرہ مہم کی فیز۔ٹو مکمل کی جائے گی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)</u>

<u>ساہیوال ڈویژن: غیر قانونی میڈیکل سٹورز کی تفصیلات</u>

*39: <u>جناب احمد شاہ کھگہ</u>: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال ڈویژن کے تمام اضلاع میں میڈیکل سٹورز اور میڈیکل پریکٹیشنرز بغیر لائسنس ادویات فروخت کرتے ہیں؟

(ب)اگر جواب اثبات میں ہے تو2008 سے اب تک ایسے کتنے میڈیکل سٹورزاور پریکٹیشنرز کے چالان کئے جاچکے ہیں اوران کی موجودہ پوزیشن کیاہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی یکم جون2013تاریخ ترسیل18جون2013)

جواب

وزیر صحت

(الف)ادویات کاکاروبار کرنے کیلئے ڈرگ سیل لائسنس بنوانا ہر فارمیسی اور میڈیکل سٹور والے کی ذمہ داری ہے۔ پروپرائیٹر قانوناًپابند ہے کہ ادویات کی خرید وفروخت کرنے سے ڈرگ سیل لائسنس متعلقہ لائسنسنگ اتھارٹی(EDO Health)سے بنوائے اور ادویات کو کوالیفائیڈ پرسن کی موجودگی میں فروخت کرے۔لائسنس بننے والی تمام شرائط پوری ہونے پر سائٹ کی انسپکشن کی جاتی ہے اورانسپکشن کے بعدانہیں لائسنس جاری کردیا جاتاہے۔بغیر لائسنس ادویات کی خرید وفروخت روکنے کیلئے ایک مربوط نظام موجود ہے ،ڈرگزانسپکٹرزاپنے حلقہ میں موجود میڈیکل سٹورزاور فارمیسیز کا معمول کامطابق دورہ کرتے رہتے ہیں اوراگر کوئی بھی شخص بغیر لائسنس ادویات کاکاروبار کرتاپایاجائے تو اس کاچالان کردیا جاتاہے ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسر زہیلتھ ساہیوال،اوکاڑہ اور پاکپتن شریف کی رپورٹس کے مطابق ان کے اضلاع میں اس وقت کوئی بھی فارمیسی یا میڈیکل سٹور بغیر لائسنس کے نہیں چل رہاتاہم اگران کے نوٹس میں کوئی میڈیکل سٹورآتا ہے جو کہ بغیر لائسنس کے ہو تو اس کا فوراًچالان کردیاجاتاہے اور قانون کے مطابق سخت کارروائی کی جاتی ہے میڈیکل ڈاکٹر یا میڈیکل پریکٹیشنرز جوکہ پاکستان میڈیکل اینڈڈینٹل کونسل کے ساتھ رجسٹرڈ ہو وہ اپنے کلینک میں صرف ان ڈور(Indoor)مریضوں کیلئے ادویات کیDispensing بغیر لائسنس کرسکتاہے۔اس کے علاوہ کوئی بھی پریکٹیشنر بغیر ڈرگ سیل لائسنس کے ادویات نہ رکھ سکتاہے اور نہ ہی ان کی خرید وفروخت کرسکتاہے۔

(ب)ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسر ز ہیلتھ ساہیوال،اوکاڑہ اور پاکپتن شریف کی رپورٹس کے مطابق 2008 سے لے کراب تک ساہیوال ڈویژن کے چالانوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

نام ضلع	تعداد چالان	مقدمات جن کا عدالت فیصلہ سنا چکی ہے۔	زیرالتواء مقدمات
ساہیوال	35	20	15
اوکاڑہ	65	28	37
پاکپتن شریف	08	05	03

(تاریخ وصولی جواب 29 جولائی 2013)

رحیم یار خان: شیخ زید ہسپتال میں ڈائیلیسز مشینوں سے متعلقہ تفصیلات

*50: قاضی احمد سعید: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں گردوں کی صفائی کے لئے کتنی مشینیں فراہم کی گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایک کے سوا ساری مشینیں خراب ہیں-جو مشینیں خراب ہیں یہ کب سے خراب ہیں اور کیوں، یہ مشینیں کب تک ٹھیک ہو جائیں گی؟

(تاریخ وصولی یکم جون 2013 تاریخ ترسیل 18 جون 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں گردوں کی صفائی کیلئے دس مشینیں فراہم کی گئ ہیں۔

(ب) جی نہیں یہ درست نہ ہے، بلکہ اس وقت شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں گردوں کی صفائی کی 07 مشینیں صحیح حالت میں کام کر رہی ہیں اور مریضوں کو صحت کی سہولیات بہم پہنچا رہی ہیں جبکہ باقی 3 مشینیں خراب ہیں جو کہ ناقابل مرمت ہیں اور اپنی مدت پوری کی

چکی ہیں۔ان کو Condemn کروانے کیلئے طریقہ کار تکمیل کے مراحل میں نہ ہے۔
ڈائیلیسز مشینوں کی سروس اور مرمت Karachi(Toray) اور
Freshens(Lahore) کمپنیاں کرتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)

بہاولپور۔وکٹوریہ ہسپتال میں ڈائیلیسز مشینوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*55: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاول وکٹوریہ ہسپتال میں گردوں کی صفائی کے لئے کتنی dialysis مشینیں فراہم کی گئی ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنی مشینیں چالوں حالت میں ہیں اور کتنی خراب ہیں؟

(ج) جب مشینیں خراب ہوتی ہیں تو مرمت کروانے کا کیا طریق کار ہے اس طریق کار پر بروقت عمل کیوں نہیں ہوتا؟

(د) یہ تمام مشینیں کب تک درست ہو جائیں گی؟

(تاریخ وصولی یکم جون 2013 تاریخ ترسیل 18 جون 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) بہاول وکٹوریہ ہسپتال میں گردوں کی صفائی کیلئے 113 ڈائیلیسز مشینیں فراہم کی گئی ہیں۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں اس وقت گردوں کی صفائی کی تمام مشینیں چالو حالت میں ہیں اور کوئی بھی مشین خراب نہ ہے۔

(ج) جو مشین خراب ہو جاتی ہے، اگر مشین وارنٹی میں ہو تو متعلقہ کمپنی کے انجینئر کو بلوا کر چیک کروائی جاتی ہے، اور متعلقہ کمپنی اسے دوبارہ ٹھیک کرتی ہے۔اور اگر وارنٹی ختم ہو چکی ہو

توپھر ٹینڈر اشتہار اخبار میں دیا جاتا ہے اور کم بولی دینے والی فرم سے خراب مشین کو ٹھیک کروا یا جاتا ہے اور اس عمل میں کوئی تاخیر نہ کی جاتی ہے۔

(د) مذکورہ ہسپتال میں اس وقت کوئی بھی ڈائلیسز مشین خراب نہ ہے بلکہ تمام مشینیں صحیح ہیں اور مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)

لاہور۔پی آئی سی میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*92: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کتنے بستروں پر مشتمل ہے اور اس کا سال 13۔2012 کا بجٹ کتنا ہے ؟

(ب) کیا حکومت اس کو توسیع دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ؟

(ج) یہاں جو کنٹریکٹ ملازمین ہیں کیا حکومت ان کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں ؟

(د) یہاں پر سی ای او (CEO) لگانے کا کیا Criteria ہے ؟

(ہ) یہاں پر 13-2012 میں کل کتنے مریضوں کا سرکاری اخراجات پر علاج ہوا، کل کتنے مریض زکوۃ فنڈ سے مستفید ہوئے ؟

(تاریخ وصولی 4 جون 2013 تاریخ ترسیل 20 جون 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور 347 بیڈز پر مشتمل ہے اس کا سال 13۔2012 کا کل بجٹ 1 ارب، 40 کروڑ، 14 لاکھ 80 ہزار روپے ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سر دست پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی، لاہور کی توسیع کا کوئی منصوبہ نہ ہے۔

(ج)حکومت پنجاب اب تمام میڈیکل آفیسر ز اور ویمن میڈیکل آفیسر ز کو بذریعہ PPSC مستقبل بنیادوں پر بھرتی کر رہی ہے ۔تاہم گریڈ 1 سے 15 تک کے کنٹریکٹ پر بھرتی دیگر ملازمین کو مستقل کرنے کیلئے حکومت پنجاب نے بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبری DS(O&M)(S&GAD)5-3/13 بتاریخ 2013-03-1 صوبائی اور ضلعی سطح پر محکمانہ کمیٹیاں تشکیل دی ہیں۔(نوٹیفیکیشن کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اسی طرح گریڈ 16 اور اوپر کے ملازمین کو مستقل کرنے کیلئے علیٰحدہ نوٹیفیکیشن نمبر (S&GAD)5-3/13 DS(O&M) بتاریخ 2013-03-1 جاری کیا ہے۔ محکمہ صحت حکومت پنجاب نے مذکورہ نوٹیفیکیشن تمام محکموں کے سر براہان کو بذریعہ چٹھی نمبر E&A(HEALTH)2-13/13 مورخہ 13-03-9 کو مزید کارروائی کیلئے بھیج دیا ہے۔

(د)پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹی ٹیوشنز ایکٹ 2001 کے سیکشن 07 کے تحت بورڈ آف مینجمنٹ اپنی تجاویز وسفارشات ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو بھجواتا ہے۔یہ سفارشات گریڈ 20 کے سینئر پروفیسر ز پر مشتمل ہوتی ہیں جس پر وزیر اعلیٰ پنجاب ایک سمری پر منظوری دیتا ہے۔

(ہ)سال 2012-13 میں پی آئی سی،لاہور میں کل 3 لاکھ 79 ہزار 1 سو 85 مریضوں کا علاج سرکاری خرچے پر ہوا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ 189 مریض زکوٰۃ فنڈ سے مستفید ہوئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)</u>

لاہور: سروسز ہسپتال سمن آباد کی تکمیل و دیگر تفصیلات

*94: میاں محمد اسلم اقبال: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال سمن آباد لاہور جو کہ 40 بستروں پر مشتمل تھا کب تک مکمل ہو جائے گا مذکورہ ہسپتال 2009 میں مکمل ہونا تھا جو کہ نہیں ہوا، وجہ بیان کی جائے؟

(ب) ہسپتال کے ابتدائی نقشہ اور موجودہ نقشہ میں کیا تبدیلی کی گئی ہے؟

(ج) ہسپتال میں ڈاکٹرز اور نرسز کی رہائش گاہیں کب تک بن جائیں گی؟

(د) مذکورہ ہسپتال میں پارکنگ کی تفصیلات بیان کی جائیں؟

(ہ) یہاں کونسے شعبہ جات شروع کیے جائیں گے؟

(تاریخ وصولی 4 جون 2013 تاریخ ترسیل 20 جون 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) سمن آباد میں ہسپتال کی تعمیر کی منظوری 2009ء میں نہ ہوئی ہے بلکہ 25 بستروں پر مشتمل ہسپتال کی تعمیر کی منظوری 12 اپریل 2012 کو ہوئی جس کا تخمینہ لاگت 176.465 ملین روپے ہے۔ (تخمینہ لاگت کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ اس کا کل رقبہ 5 کنال 3 مرلہ ہے۔ PC-I فارم کے مطابق مذکورہ ہسپتال کی تعمیر جون 2014 تک مکمل ہونی متوقع ہے۔

(ب) پہلے 60/40 بستروں پر مشتمل ہسپتال کی تعمیر زیر غور تھی لیکن جگہ کی کمی کے باعث ہسپتال کو 25 بستروں تک محدود کر دیا گیا ہے۔

(ج) جگہ کی کمی کے باعث ڈاکٹرز اور نرسز کی رہائش گاہوں کی تعمیر کا منصوبہ شامل نہ ہے۔

(د) پارکنگ کے لئے Basement کو تجویز کیا گیا ہے۔

(ہ)مذکورہ ہسپتال میں زچہ بچہ، سرجری، ڈینٹل، ہومیوپیتھک، اور جنرل میڈیسن کے شعبہ جات شروع کیئے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)

لاہور: پی آئی سی کی ایمرجنسی میں توسیع کا معاملہ

*97: جناب اعجاز خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کی ایمرجنسی صرف 25 تا 30 بیڈز پر مشتمل ہے جو کہ بہت کم بستر ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہاں پر آنے والے مریضوں کو بیڈ کی بجائے ویل چیئر پر ہی طبی امداد دی جاتی ہے جس سے دل کے مریضوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) کیا حکومت پنجاب فوری طور پر اس مسئلہ کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 4 جون 2013 تاریخ ترسیل 17 جون 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور 347 بیڈز پر مشتمل ہے جب کہ اس کی ایمرجنسی 30 بیڈز پر مشتمل ہے اور ضرورت پڑنے پر 05 اضافی بیڈز لگا دیئے جاتے ہیں۔

(ب) اگر مریضوں کی تعداد مقررہ 35 بیڈز کی تعداد سے زیادہ ہو جائے اور اگر کسی مریض کی حالت زیادہ سیریس ہو تو ہنگامی بنیادوں پر اضافی بستر مہیا کر دیئے جاتے ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب عوام کو بہترین طبی سہولیات مہیا کرنے کیلئے رات دن کوشاں ہے۔ تاہم ایمرجنسی کی توسیع کیلئے PIC کی انتظامیہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس کیلئے قابل عمل منصوبہ منظوری کیلئے پیش کرے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)

لاہور: چلڈرن ہسپتال میں تھیلیسیمیا کے مریض بچوں اور لواحقین کو مناسب سہولیات فراہم کرنے کا معاملہ

*100: میاں نصیر احمد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور میں تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے لئے صرف چلڈرن ہسپتال میں علاج کیا جاتا ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے لئے چلڈرن ہسپتال میں مناسب بندوبست نہ ہے، ایک ایک بستر پر ایک سے زائد مریض بچے پڑے رہتے ہیں ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہاں صفائی کے معیار کا خیال نہیں رکھا جاتا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ بچوں کے لواحقین کے لئے اٹھنے بیٹھنے کا مناسب انتظام نہ ہے ؟

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس سلسلے میں کب تک اور کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(تاریخ وصولی 5 جون 2013 تاریخ ترسیل 21 جون 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست نہ ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور میں تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کا علاج صرف چلڈرن ہسپتال لاہور میں ہی ہوتا ہے بلکہ اس کے علاوہ گنگارام ہسپتال، لاہور میں بھی تھیلیسیمیا کے مریضوں کے لئے 11 بیڈز پر مشتمل وارڈ موجود ہے جس میں بچوں سمیت روزانہ اوسطاً 90 مریضوں کو علاج معالجہ کی مکمل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں، اس کے علاوہ میو ہسپتال لاہور کی پیڈز وارڈ میں بھی تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ جناح ہسپتال لاہور کی بچہ وارڈ میں بھی اس مرض میں مبتلا بچوں کو طبی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں، مزید براں کچھ نجی فلاحی اداروں جیسا کہ سندس فاؤنڈیشن، فاطمید فاؤنڈیشن میں

بھی اس مرض میں مبتلا بچوں کو سہولت فراہم کی جاتی ہے تاہم یہ صرف خون کی فراہمی تک محدود ہے۔

(ب) چلڈرن ہسپتال لاہور تھیلیسیمیا کے ان تمام مریضوں کو جو تھیلیسیمیا کلینک میں رجسٹرڈ ہیں علاج کی سہولیات اور ادویات OPD میں مفت فراہم کر رہا ہے۔ ان رجسٹرڈ مریضوں کی تعداد 200 سے زیادہ ہے اور ان میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جبکہ ان کو ادویات کی فراہمی پر مبلغ 20 لاکھ روپے سے زائد ماہانہ گرانٹ آتی ہے۔ ان ادویات کے علاوہ مختلف قسم کے ٹیسٹ اور دوسرے شعبہ جات جیسے کارڈیالوجی، شعبہ معدہ و جگر اور اینڈوکرائنالوجی سے بھی ضرورت پڑنے پر معاونت حاصل کی جاتی ہے۔ چونکہ یہ ادارہ نہایت اعلیٰ طبی سہولیات فراہم کرتا ہے لہذا مریضوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔

(ج) اس ہسپتال میں صفائی کا بہترین انتظام ہے جسکی تعریف بین الاقوامی وفود بھی کر چکے ہیں۔ یہ ادارہ اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو کہ State of the Art سہولیات و علاج معالجہ بہم پہنچا رہا ہے۔

(د) بچوں کے لواحقین کے لیے بیٹھنے کا مناسب انتظام موجود ہے اور لواحقین کے لئے تین عدد شیڈز موجود ہیں ان کے ٹھہرنے کیلئے 150 بستروں پر مشتمل سرائے موجود ہے۔

(ہ) ہسپتال انتظامیہ حکومت پنجاب کی نگرانی میں نہ صرف تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کو بلکہ تمام مریض بچوں کو صحت کی بہترین سہولیات کی فراہمی کیلئے کوشاں ہے۔ اور آئندہ بھی دستیاب وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کو صحت سے متعلقہ تمام سہولیات فراہم کرے گی۔ حکومت پنجاب Bone Marrow Transplant کی سہولیات بھی مہیا کرنے کیلئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کر رہی ہے اور جلد ہی یہ سہولت چلڈرن ہسپتال لاہور میں مہیا کر دی جائے گی جس سے تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے علاج معالجہ کی جدید سہولیات میسر ہوں گی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)</u>

ضلع اوکاڑہ:بنیادی مرکز صحت میں ڈاکٹر کی تعیناتی و عمارت کی تفصیلات

*123: محترمہ عائشہ جاوید: کیاوزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک فیض آباد تحصیل دیپال پور ضلع اوکاڑہ میں بنیادی مرکز صحت میں عرصہ دراز سے کوئی ایم بی بی ایس ڈاکٹر نہ ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں علاج معالجے کی کوئی سہولت نہ ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو بصیر پور اور دیپال پور جانا پڑتا ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹر اور دوسرے سٹاف کے لئے تعمیر کی گئی عمارتیں خستہ حال ہو چکی ہیں اور ان میں سے کوئی عمارت رہائش کے قابل نہ ہے ؟

(د) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر تعینات کرنے اور بلڈنگ کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 5 جون 2013 تاریخ ترسیل 21 جون 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ بی ایچ یو فیض آباد میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر تعینات نہ ہے۔ تاہم دیگر عملہ بشمول ڈسپنسر وغیرہ تعینات ہے۔ اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ عوام الناس کو صحت کی بہترین سہولیات فراہم کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہے اور اس مقصد کے لئے ڈاکٹرز کی کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت پنجاب PPSC کے ذریعے مستقل بنیادوں پر 2000 میڈیکل آفیسرز اور 400 وومن میڈیکل آفیسرز بھرتی کر رہی ہے۔ جیسے ہی PPSC بھرتی کا عمل مکمل کر کے سفارشات محکمہ کو ارسال کرے گا، تو BHU فیض آباد سمیت ضلع اوکاڑہ میں خالی ڈاکٹرز کی دیگر اسامیوں پر بھی ڈاکٹرز تعینات کر دیئے جائیں گے۔

(ب) جی نہیں! یہ درست نہ ہے-بلکہ مذکورہ BHU میں صحت کی بنیادی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں-اس سنٹر میں جنوری 2013 سے 30 جون 2013 تک 4188 مریضوں کا علاج کیا گیا اور مفت ادویات فراہم کی گئیں-چونکہ فیض آباد میں بنیادی مرکز صحت ہے اور یہاں پر دوسرے مراکز صحت کی طرح صحت سے متعلقہ بنیادی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں تاہم لوگ پچیدہ بیماریوں کے لئے RHC Basirpur اور THQ دیپالپور جاتے ہیں-

(ج) BHU فیض آباد کی سٹاف کالونی ضلعی گورنمنٹ کی طرف سے فنڈز فراہم نہ کرنے کی وجہ سے مرمت نہیں ہو سکی-تاہم جو سٹاف تعینات ہے وہ مقامی ہے، لہذا وہاں رہائش کو ترجیح نہیں دیتے جبکہ چوکیدار رہائش پذیر ہے-

(د) جی ہاں! حکومت پنجاب مذکورہ سنٹر پر MBBS ڈاکٹر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے-حکومت پنجاب PPSC کے ذریعے 2000 میڈیکل آفیسرز اور 400 وومن میڈیکل آفیسرز مستقل بنیادوں پر بھرتی کر رہی ہے-جیسے ہی PPSC بھرتی کا عمل مکمل کر کے سفارشات محکمہ کو ارسال کرے گا تو BHU فیض آباد سمیت ضلع اوکاڑہ میں خالی ڈاکٹرز کی دیگر اسامیوں پر بھی ڈاکٹرز تعینات کر دیئے جائیں گے-تاہم مریضوں کو طبی سہولیات کی فراہمی کے لئے دیگر عملہ تعینات ہے اور طبی سہولیات بشمول مفت ادویات فراہم کر رہا ہے-مزید یہ کہ جیسے ہی ضلعی حکومت کی طرف سے فنڈز فراہم کئے جائیں گے، رہائشی عمارت کی مرمت کر دی جائے گی-

<u>(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)</u>

<u>ڈسٹرکٹ ہسپتال وہاڑی میں ڈاکٹرز و دیگر اسامیوں کی تفصیلات</u>

<u>*157: محترمہ شمیلہ اسلم:</u> کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال وہاڑی میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں، کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب)مذکورہ ہسپتال میں درجہ چہارم (خاکروب) کی کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی خالی ہیں اور کیوں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں صفائی کا انتظام انتہائی ناقص ہے اس بارے میں حکومت کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 8 جون 2013 تاریخ ترسیل 21 جون 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) DHQ ہسپتال وہاڑی میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کل 284 اسامیاں ہیں جن میں سے 67 ڈاکٹرز کی جبکہ 217 پیرامیڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 249 اسامیاں پر ہیں جبکہ 35 اسامیاں خالی ہیں۔ جن میں ڈاکٹرز کی مختلف شعبہ جات میں 12 جبکہ پیرامیڈیکل سٹاف کی 22 اسامیاں خالی ہیں۔ (تفصیل "Annex"A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) مذکورہ ہسپتال میں خاکروب کی 32 اسامیاں منظور شدہ ہیں جبکہ 5 پانچ اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) مذکورہ ہسپتال 231 بیڈز پر مشتمل ہے جبکہ منظور شدہ سٹاف 125 بیڈز کے حساب سے ہے جس کی وجہ سے صفائی کا معیار برقرار رکھنے میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ DHQ ہسپتال وہاڑی میں نئے شعبہ جات (شعبہ امراض ہڈی وجوڑ، شعبہ امراض دل، شعبہ امراض گردہ و شعبہ حادثات) شروع ہیں جن پر سٹاف خصوصاً صفائی کے عملے کی اسامیاں منظور کروانے کے لئے SNE بھیجی گئی تھی جس پر اعتراض لگا کر واپس کر دیا گیا۔ اعتراض دور کر کے دوبارہ SNE محکمہ صحت کو ارسال کر دی گئی ہے۔ (کاپی "Annex"B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی

ہے) عملے کی منظوری کے بعد صفائی کے معیار کو مزید بہتر بنایا جائے گا تاہم عملہ کی کمی کے باوجود ہسپتال انتظامیہ صفائی کے معیار کو بہترین رکھنے میں ہمہ تن مصروف ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)

ڈسٹرکٹ ہسپتال وہاڑی کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*158: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال وہاڑی کب اور کتنی لاگت سے تعمیر کیا گیا، یہ ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اور یہاں روزانہ کتنے مریض علاج کے لئے آتے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال وہاڑی میں سی ٹی سکین مشین، ڈیجیٹل لیبارٹری اور ایم آر آئی مشینیں نہ ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں یہ مشینیں نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 8 جون 2013 تاریخ ترسیل 21 جون 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) DHQ ہسپتال وہاڑی 1976 میں تعمیر کیا گیا۔مذکورہ ہسپتال 231 بیڈز پر مشتمل ہے۔اس ہسپتال میں روزانہ تقریباً 1100 مریض علاج و معالجہ کے لئے آتے ہیں۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں سی ٹی سکین اور ایم آر آئی مشینیں نہ ہیں جبکہ ڈیجیٹل لیبارٹری کام کر رہی ہے جس میں درج ذیل آلات موجود ہیں۔ Electric Digital Incubator, Hematology Analyzer, Electric Blood Bank Refrigerator, Digital Water Bath, Digital Centrifuge Machine Micro Lab, Elisa Machines etc. اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ حال ہی میں جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے ڈسٹرکٹ ہسپتال وہاڑی کی اپ گریڈیشن منظور کی ہے جس کا کل تخمینہ لاگت 517.237 ملین روپے

ہے جس میں 213.900 ملین روپے مشینری فرنیچر و بیڈ نگ کلا تھنگ کے لئے مختص ہیں۔ بلڈ نگ کی تعمیر کا کام بھی شروع ہو گیا ہے جو کہ انشاللہ اپریل 2014 میں مکمل ہو گا۔مذکورہ ہسپتال کی اپ گریڈیشن میں سی ٹی سکین مشین کی فراہمی و تنصیب بھی شامل ہے۔اپ گریڈیشن کے منصوبہ میں شامل تمام مشینری و آلات بلڈنگ کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد خرید / فراہم کی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)

چنیوٹ: بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*163: جناب محمد ثقلین انور سپرا: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی 76 جھنگ / چنیوٹ میں کل کتنے RHCs اور BHUs کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان میں بالترتیب ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں، کتنی اسامیوں پر کہاں کہاں ڈاکٹر کام کر رہے ہیں، ان کے نام کیا ہیں اور باقی کونسی اسامیاں منظور شدہ ہیں ان پر کون کون لوگ کام کر رہے ہیں، ان کے نام مع سنٹرز بتائے جائیں؟

(ج) اگر درج بالا سنٹروں میں ڈاکٹرز کی یا باقی عملہ کی اسامیاں خالی ہیں تو حکومت کب تک یہ اسامیاں Fill کر دے گی؟

(تاریخ وصولی 8 جون 2013 تاریخ ترسیل 18 جون 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) پی پی 76 چنیوٹ اور جھنگ دونوں اضلاع میں واقع ہے۔جبکہ پی پی 76 چنیوٹ میں کوئی RHC نہ ہے۔جبکہ 9 بی ایچ یوز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے، BHU 191JB، BHU 200JB، 203JB، BHU 241JB، BHU 225 JB، BHU 245 JB، BHU منگینی، BHU ٹھٹھہ شاہ محمد، جبکہ پی پی 76 جھنگ

میں RHC 1 اور BHUs 5 ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے، RHC کھیانہ، BHU چک نمبر 165، BHU خانوانہ، BHU چک نمبر 170، 231 BHU، BHU سلطان پور۔

(ب) آر ایچ سی کھیانہ میں SMO، MO، WMO اور ڈینٹل سرجن کی ایک ایک اسامی منظور شدہ ہے۔ اسی طرح ہر بی ایچ یو پر میڈیکل آفیسر کی ایک ایک اسامی منظور شدہ ہے۔ RHC کھیانہ میں ڈاکٹر ظفر اقبال SMO، ڈاکٹر شاہ جہاں MO، ڈاکٹر سعدیہ رشید WMO اور ڈاکٹر فوزیہ صنم ڈینٹل سرجن تعینات ہیں۔ اسی طرح بی ایچ یو سلطان پور میں ڈاکٹر محمد عابد کام کر رہا ہے۔ جبکہ ڈاکٹر ظفر اقبال بی ایچ یو 203 میں تعینات ہے۔ جبکہ ڈاکٹر محمد وسیم، بی ایچ یو 191، ڈاکٹر فہد فیاض بی ایچ یو 241، ڈاکٹر احمد فاروق بی ایچ یو 245، ڈاکٹر زکریا طارق بی ایچ یو 225 اور ڈاکٹر کاشف نواز بی ایچ یو 223 پر Pay Purpose کے لئے تعینات ہیں۔ جبکہ کام الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں کر رہے ہیں۔ دیگر منظور شدہ اسامیاں اور ان پر تعینات عملہ کی تفصیل (Annex–A&B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب PPSC کے ذریعے 2000 میڈیکل آفیسرز اور 400 وومن میڈیکل آفیسرز مستقل بنیادوں پر بھرتی کر رہی ہے۔ جیسے ہی PPSC بھرتی کا عمل مکمل کر کے سفارشات محکمہ کو ارسال کرے گا تو ان خالی اسامیوں پر ڈاکٹرز تعینات کر دیئے جائیں گے۔ دیگر خالی اسامیوں کی بھرتی پر حکومت پنجاب نے فی الحال پابندی عائد کر رکھی ہے، جیسے ہی یہ پابندی ختم ہو گی تو خالی اسامیاں پر کر دی جائیں گی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)</u>

<u>صوبہ میں خسرہ کی وبائی تفصیلات</u>

*169A: <u>سردار وقاص حسن مؤکل</u>: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خسرہ کی وبا صوبہ میں انتہائی شدت اختیار کر گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ خسرہ کی وبا سے سینکڑوں بچے وفات پا گئے ہیں؟

(ج)حکومت خسرہ کی وبائی روک تھام کے لئے کیااقدامات اٹھارہی ہے مکمل تفصیل سے ایوان کوآگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 10 جون 2013 تاریخ ترسیل 21 جون 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں خسرہ کی وبأہے اوراس سے بچوں کی اموات واقع ہورہی ہیں-

(ب)اب تک پنجاب میں 180 بچے خسرہ سے وفات پاچکے ہیں-

(ج)نومبر 2012 میں صوبہ سندھ سے شروع ہوئی جوابھی تک جاری ہے- محکمہ صحت حکومت پنجاب نے صوبہ میں خسرہ کے کنٹرول کے لئے تمام احتیاطی اقدامات کئے-پنجاب کے مختلف اضلاع میں دسمبر 2012 سے خسرہ کے کیسز سامنے آناشروع ہوئے، جواب تک جاری ہیں-پنجاب میں بیماری کی روک تھام اور ویکسینیشن کی بہتری کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے:-

1) محکمہ صحت نے 29 نومبر 2012 کو مختلف اضلاع میں خسرہ کی روک تھام کے لئے گائیڈ لائنز بھجوائیں اور دسمبر 2012 میں تمام (EDOs (Health کوالرٹس جاری کئے-

2) دسمبر 2012 میں ضلع رحیم یار خان کی تحصیل صادق آباد اور ضلع راجن پور کی تحصیل روجھان جوکہ صوبہ سندھ کے ساتھ ملحقہ ہیں وہاں 6ماہ سے 10 سال کے بچوں کو خسرہ کے حفاظتی ٹیکے لگائے گئےتاکہ اس کے پھیلاؤ کو روکا جاسکے-

3) 3جنوری 2013 کو ای پی آئی سٹیئرنگ کمیٹی کی میٹنگ ہوئی جس میں ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ پنجاب، ڈائریکٹر ای پی آئی پنجاب، امراض بچگانہ کے پروفیسرز اور WHO اور یونیسیف کے نمائندوں نے شرکت کی تاکہ صوبے میں خسرہ سے کنٹرول کے لئے پالیسی وضع کی جا سکے-

4) 7-1-2013 کو صوبائی سطح پر خسرہ کانفرنس منعقد کی گئی جس کی صدارت وزیر اعلیٰ پنجاب کے مشیر خواجہ سلیمان رفیق نے کی۔اس کانفرنس میں تمام ڈویژن کے ڈائریکٹرز ہیلتھ،36اضلاع کے ای ڈی اوز (صحت)، ٹیچنگ ہسپتالوں کے ایم ایس اور WHOاور یونیسیف کے نمائندوں نے شرکت کی۔خسرہ کے کنٹرول کے لئے تمام ای ڈی اوز کو ہدایات جاری کی گئیں۔ٹیچنگ ہسپتالوں کے ایم ایس صاحبان کو خسرہ کے مریضوں کی روزانہ رپورٹنگ کے لئے ہدایات دی گئیں۔

5) 9فروری2013 کو چیف سیکرٹری پنجاب نے تمام اضلاع کے ڈی سی اوز کو خسرہ کنٹرول کے لئے کئے جانے والے اقدامات میں تعاون کی ہدایات جاری کیں۔

6) PITB کے تعاون سے آن لائن ڈیٹا ٹرانسفر کا سسٹم جاری کیا گیا۔

7) پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں خسرہ کے حوالے سے آگاہی مہم شروع کی گئی۔

8) تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں ڈی ایچ کیو، ٹی ایچ کیو اور دیہی مراکز صحت میں خسرہ کے مفت علاج کے لئے علیٰحدہ وارڈ قائم کئے گئے۔

9) صوبے میں خسرہ کی ویکسین کی کوئی کمی نہ ہے۔

10) 29اپریل سے 7 مئی 2013 کے دوران لاہور میں خسرہ کی خصوصی مہم چلائی گئی۔ جس کے دوران 6ماہ سے 10 سال تک کے 26لاکھ بچوں کو خسرہ کے حفاظتی ٹیکے لگائے گئے۔

11) WHOاور یونیسیف کے تجزیہ کے مطابق 95% سے زائد بچوں کو ٹیکے لگائے گئے۔ اب لاہور میں خسرہ سے متاثرہ بچوں کی تعداد میں خاطر خواہ کمی ہو گئی ہے۔

12) 2012-13 کے دوران حکومت پنجاب نے اپنے ذرائع سے 701 ملین روپے کی ویکسین خرید کی۔

13) پنجاب کے 12اضلاع میں خسرہ مہم 24 جون سے شروع ہو چکی ہے جبکہ مزید 6 اضلاع میں 28 جون سے شروع کی جائے گی اور باقی 17 اضلاع میں جولائی کے پہلے ہفتے میں شروع کی جائے گی۔

14) 7/6/13 کو وزیر اعلیٰ پنجاب کی زیر صدارت ایک اعلیٰ سطح اجلاس میں صوبے میں خسرہ کی صورت حال کا جائزہ لیا گیا-وزیر اعلیٰ پنجاب نے تمام صوبے میں خسرہ مہم چلانے کا حکم دیا اور چیف سیکرٹری پنجاب کو خسرہ کی صورت حال کے بارے میں باقاعدہ میٹنگ کرنیکی ہدایات جاری کیں-انہوں نے مزید کہا کہ خسرہ کے نازک مریضوں کو سینئر سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی زیر نگرانی (آئی سی یو) اور سپیشل وارڈ میں رکھا جائے، سینئر ڈاکٹرز شام کے وقت بھی خسرہ کے مریضوں کو چیک کیا کریں-

15)خسرہ مہم کے دوران مونیٹرنگ کے لئے مختلف اضلاع میں صوبائی سیکرٹریز کا بھی تقرر کیا گیا ہے-

16) 19 جون 2013 کو جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے خسرہ اور ڈینگی کی روک تھام کے لئے منعقد اجلاس کی صدارت کی جس میں خسرہ کے خلاف مہم کا جائزہ لیا گیا اور احکامات صادر کئے گئے-

17)فیز ون میں پنجاب کے 18 اضلاع میں خسرہ مہم کے دوران 16 ملین بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگائے جائیں گے-یہ مہم 24 جون سے شروع کی گئی ہے جو کہ 7 جولائی تک جاری رہے گی-اس مہم میں اب تک ایک کروڑ پانچ لاکھ سے زائد بچوں کو ٹیکے لگائے جا چکے ہیں جبکہ اس سال کے آخر میں باقی اضلاع میں خسرہ مہم کی فیز ٹو مکمل کی جائے گی

<u>(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)</u>

<u>ضلع راولپنڈی: انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ میں بھرتی کی تفصیلات</u>

*267: <u>جناب اعجاز خان</u>: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ ضلع راولپنڈی میں پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر اور سینئر رجسٹرار کی کتنی پوسٹوں پر بھرتی کی گئی؟

(ب) بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائل، پتہ جات اور تجربہ کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) اگر بھرتی میرٹ پر ہوئی تو میرٹ لسٹ نیز میرٹ بنانے والے ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) کیا حکومت غیر قانونی بھرتی کی تحقیقات کروانے اور حق دار افراد کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 10 جون 2013 تاریخ ترسیل 3 جولائی 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع راولپنڈی میں کوئی بھی انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ نہ ہے بلکہ یہ ادارہ لاہور میں موجود ہے۔ مذکورہ ادارہ میں یکم جنوری 2008 سے آج تک 03 پروفیسرز، 03 ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور 8 اسسٹنٹ پروفیسرز بھرتی کئے گئے جبکہ سینئر رجسٹرار کی پوسٹ مذکورہ ادارہ میں منظور شدہ نہ ہے۔

(ب) بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائل، پتہ جات اور تجربہ کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بھرتی کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام بھرتی / تقرری رولز کے مطابق مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد ہوئی اور کسی بھی قسم کی غیر قانونی بھرتی نہ ہوئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جولائی 2013)

ملتان: ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*286: جناب جاوید اختر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ملتان میں کل کتنے ہسپتال ہیں؟

(ب) کتنے ہسپتالوں میں پوسٹ مارٹم کی سہولت موجود ہے؟

(ج) کتنے ہسپتالوں میں برن یونٹ قائم ہیں؟

(د) ان برن یونٹس میں 2012 کے دوران کتنے مریض آئے اور کتنے مریض صحت یاب ہوئے، ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 12 جون 2013 تاریخ ترسیل 3 جولائی 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ملتان میں سرکاری ہسپتالوں کی تعداد 8 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ نشتر ہسپتال ملتان، 2۔ سول ہسپتال ملتان، 3۔ فاطمہ جناح وومن ہسپتال ملتان، 4۔ چلڈرن کمپلیکس ہسپتال ملتان، 5۔ نشتر پاک اٹلی برن یونٹ ملتان، 6۔ چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان، 7۔ ٹی ایچ کیو ہسپتال شجاع آباد ملتان، 8۔ ٹی ایچ کیو ہسپتال جلالپور پیروالا ملتان۔ مزید براں 8 رورل ہیلتھ سینٹرز، 77 بنیادی مراکز صحت اور 13 سٹی میڈیکل سنٹرز کام کر رہے ہیں۔

(ب) ملتان میں نشتر ہسپتال ملتان، THQ ہسپتال شجاع آباد، THQ ہسپتال جلال پور پیروالا اور تمام RHCs پر پوسٹ مارٹم کیا جاتا ہے۔

(ج) ملتان میں برن یونٹ صرف نشتر ہسپتال ملتان میں ہے جو کہ حال ہی میں پاک اٹلی برن یونٹ اٹلی کے تعاون سے ملتان شہر میں تعمیر کیا گیا ہے۔ مزید براں اس ہسپتال نے نومبر 2012 سے کام کرنا شروع کیا ہے۔

(د)نومبر2012تاجولائی2013میں492مریض ان ڈور میں داخل ہوئے۔آؤٹ ڈور مریض صرف سوموار کو دیکھے جاتے ہیں اور ہر سوموار کو تقریباً50مریض آتے ہیں، ماہانہ تقریباً200مریض آؤٹ ڈور میں چیک کیے جاتے ہیں باقی دن منگل، بدھ، جمعرات، جمعہ ،ہفتہ اور اتوار نشتر ہسپتال کی ایمرجنسی اور وارڈ میں ریفر ہوتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 29جولائی2013)

ڈسٹرکٹ ہسپتال شیخوپورہ میں بستروں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*320:جناب فیضان خالد ورک: کیاوزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)ڈسٹرکٹ ہسپتال شیخوپورہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب)اس میں مریضوں کے لئے کون کونسی طبی مشینری موجود ہے اور کون کونسی نہ ہے اور یہ کب تک ہسپتال کو فراہم کر دی جائے گی؟

(ج)اس ہسپتال کو12-2011اور13-2012کے دوران طبی مشینری کی خرید کے لئے کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟

(د)اس رقم سے کون کون سی نئی طبی مشینری خریدی گئی؟

(تاریخ وصولی 12جون2013تاریخ ترسیل 5جولائی2013)

جواب

وزیر صحت

(الف)DHQہسپتال شیخوپورہ512بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب)ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال شیخوپورہ میں درج ذیل طبی مشینری موجود ہے۔کیمسٹری اینالائزر برائے لیبارٹری ٹیسٹ، ہیماٹالوجی اینالائزر برائے لیبارٹری ٹیسٹ، الٹراساؤنڈ مشین ،ایکسرے مشین، ای سی جی مشین، ایکوکارڈیوگرافی مشین، ای ٹی ٹی مشین، اینستھیزیا مشین، ڈینٹل یونٹ، کارڈیک مانیٹر، پلس آکسی میٹر، آٹوکلیو، سکر مشین، ڈایاتھرمی مشین، نیبولائزر

،ہیلو جن آفتھلمک سکوپ، ریٹنو سکوپ، انکوبیٹر، فوٹو تھراپی مشین، سلیکٹر امشین برائے لیبارٹری ٹیسٹ۔

جو طبی مشینری نہ ہے اسکی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مطلوبہ مشینری کا PC-I بناکر بھیج دیا گیا ہے اور یہ طبی مشینری 2013۔تا 2015 تک ملنے کا امکان ہے۔

(ب) DHQ ہسپتال شیخوپورہ کو سال 12۔2011 میں طبی مشینری کیلئے کوئی رقم نہ دی گئی تھی۔ لیکن سال 13۔2012 کے دوران 28 لاکھ روپے کی گرانٹ دی گئی تھی جس کا اشتہار اخبار میں دیا جا چکا تھا لیکن مالی سال ختم ہونے کی وجہ سے یہ 14۔2013 میں ایڈیشنل گرانٹ کے طور پر مل جائے گی۔

(ج) ابھی تک اس رقم سے کوئی مشینری نہ خریدی گئی ہے۔ مذکورہ رقم سے طبی مشینری 14۔2013 میں خریدی جائے گی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)</u>

<u>شیخوپورہ: ڈسپنسریوں اور مرکز صحت کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

<u>*321: جناب فیضان خالد ورک:</u> کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 166 شیخوپورہ میں کتنی ڈسپنسریاں اور مراکز صحت ہیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی مالیت کی کون کون سی ادویات ان سنٹرز کو فراہم کی گئیں؟

(ج) ان سنٹرز سے روزانہ کتنے مریض مستفید ہو رہے ہیں؟

(د) ان سنٹرز میں کس کس گریڈ کی کون کونسی اسامیاں خالی ہیں یہ خالی اسامیاں کب تک پر کر دی جائیں گی؟

(تاریخ وصولی 12 جون 2013 تاریخ ترسیل 5 جولائی 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف)حلقہ پی پی166 شیخوپورہ میں کوئی بھی گورنمنٹ ڈسپنسری نہ ہے جبکہ 10 بی ایچ یوز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ عمو ننکے، چھاپہ، مرزاور کاں، ورن، کالو کے، گھنک، رنیکے ،مدوالہ خورد، میاں کلاں اور ساہو کی ملیاں،

(ب)مالی سال13۔2012 میں60ہزار روپے کی ادویات ہر بنیادی مرکز صحت کو فراہم کی گئیں، جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)ان مراکز صحت پر روزانہ تقریباً تین سو کے قریب مریض علاج معالجہ کی سہولیات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(د)مندرجہ بالا10بنیادی مراکز صحت میں سے صرف 4 پر میڈیکل آفیسرز گریڈ17 کی جگہ خالی ہیں جبکہ باقی تمام عملہ اپنے فرائض منصبی احسن طریقے سے سرانجام دے رہاہے۔مزید براں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے محکمہ صحت حکومت پنجاب2000 میڈیکل آفیسرز اور 400 وویمن میڈیکل آفیسرز مستقبل بنیادوں پر بھرتی کر رہا ہے،PPSC سے سفارشات موصول ہونے پر مذکورہ سنٹرز پر بھی ڈاکٹرز تعینات کر دیئے جائیں گے۔تاہم BHU عمو ننکے میں حال ہی میں ایک LHV کی ٹرانسفر ہونے کی وجہ سے ایک سیٹ خالی ہوئی ہے جس پر جلد ہی تعیناتی کر دی جائے گی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)</u>

<u>نارووال: شکر گڑھ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال میں سہولیات کی فراہمی و دیگر تفصیلات</u>

*372: <u>جناب ابو حفص محمد غیاث الدین</u>: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع نارووال شکر گڑھ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال شکر گڑھ کے عوام کیلئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مریضوں کو ضرورت کے مطابق ادویات نہ ملتی ہیں؟
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں جدید قسم کے آلات موجود نہ ہیں؟
(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈاکٹر صاحبان مریضوں کا خود علاج کرنے کی بجائے لاہور یا سیالکوٹ مریضوں کو بھیج دیتے ہیں ایسے میں اکثر مریض راہ میں ہی دم توڑ جاتے ہیں؟
(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال میں تعینات اکثر ڈاکٹروں نے اپنے پرائیویٹ کلینک کھول رکھے ہیں، ہسپتال میں آنے والے مریضوں بالخصوص ولادت کے کیسوں کا علاج ہسپتال کی بجائے اپنے ذاتی کلینکوں میں کرتے ہیں اور منہ مانگے پیسے لیتے ہیں؟
(و) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت موجودہ حالات کے مطابق مشینری مہیا کرنے اور مریضوں کو سہولیات دینے اور ماہر لیڈی ڈاکٹر جو کہ گائنی سپیشلسٹ ہو کا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 13 جون 2013 تاریخ ترسیل 8 جولائی 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ شکر گڑھ THQ ہسپتال شکر گڑھ کے عوام کیلئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔
(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ ایمرجنسی وارڈ میں مریضوں کو 24 گھنٹے مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں، اسی طرح لیبر روم میں بھی 100% مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔ اور ان ڈور میں بھی گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق مفت ادویات مہیا کی جاتی ہیں جبکہ آؤٹ ڈور میں بھی مریضوں کو موجود ادویات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) مذکورہ ہسپتال میں THQ ہسپتال کے لیول کے تمام جدید آلات مثلاً لیبارٹری ،ایکسرے مشین، ای سی جی مشین، ڈینٹل یونٹ وغیرہ موجود ہیں۔

(د) THQ ہسپتال شکر گڑھ میں تمام ممکنہ طبی سہولیات بہم پہنچائی جاتی ہیں تاہم سیریس مریضوں جیسا کہ دل کے امراض اور دماغ کی چوٹوں کے سیریس مریضوں اور ہڈیوں اور جوڑوں کے آپریشن کے مریضوں کو ابتدائی طبی امداد کے بعد مزید بہتر علاج کے لئے لاہور بھیجنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ ایسے مریض جن کو مذکورہ ہسپتال میں طبی سہولیات فراہم نہ کی جا سکیں ان کو DHQ ہسپتال نارووال یا لاہور ریفر کر دیا جاتا ہے۔

(ہ) ڈیوٹی کے دوران کوئی ڈاکٹر پرائیویٹ کلینک میں کام نہیں کرتا اور نہ ہی قانوناً وہ ایسا کر سکتا ہے تاہم ڈیوٹی اوقات کے بعد کچھ ڈاکٹرز پرائیویٹ کلینکس پر کام کرتے ہیں جو کہ Non Practice Allowance نہیں لیتے۔

(و) حکومت پنجاب ہسپتال انتظامیہ کی درخواست پر مطلوبہ طبی مشینری فراہم کرے گی۔ نیز حکومت پنجاب PPSC کے ذریعے 2000 میڈیکل آفیسرز اور 400 وومن میڈیکل آفیسرز مستقل بنیادوں پر بھرتی کر رہی ہے جیسے ہی PPSC بھرتی کا عمل مکمل کر کے سفارشات محکمہ کو ارسال کرے گا، THQ ہسپتال میں بھی ڈاکٹرز تعینات کئے جائیں گے تاکہ عوام کو طبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)</u>

<u>تحصیل بھیرہ میں ٹی ایچ کیو کا قیام</u>

*399: <u>ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ</u>: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ابھی تک تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں THQ ہسپتال نہیں بنا جو کہ ہر تحصیل کے عوام کی بنیادی ضرورت ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مالی سال 14-2013 میں THQ ہسپتال بھیرہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 13 جون 2013 تاریخ ترسیل 8 جولائی 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) تحصیل لیول ہسپتال بھیرہ تعمیر ہو چکا ہے، اور مشینری، طبی آلات اور فرنیچر خرید کیا جا چکا ہے، سٹاف کی منظوری ہو چکی ہے، اب ضلعی گورنمنٹ نے فنڈز مہیا کرنے ہیں تاکہ مذکورہ ہسپتال کو فنکشنل کیا جاسکے۔ ضلعی حکومت سے مالی سال 14-2013 میں یہ فنڈز مانگے گئے لیکن ضلعی حکومت نے فنڈز کی دستیابی نہ ہونے کی وجہ سے صوبائی حکومت سے فنڈز کے حصول کیلئے کیس بھیج دیا ہے۔ فنڈز کی فراہمی کے بعد تحصیل لیول ہسپتال بھیرہ فنکشنل ہو جائے گا۔

(ب) تفصیل جزو "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)

ٹراما سینٹر تحصیل بھیرہ میں ڈاکٹرز و سٹاف کی تعیناتی کا مسئلہ

*401: ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے عوامی ضروریات کے پیش نظر تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں ٹراما سنٹر منظور کیا اور کیا اس کی بلڈنگ بھی مکمل ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہاں پر ابھی نہ کوئی ڈاکٹر تعینات کیا گیا ہے اور نہ ہی متعلقہ عملہ؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک مذکورہ ٹراما سنٹر میں ڈاکٹرز اور متعلقہ عملہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اسکی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 13 جون 2013 تاریخ ترسیل 8 جولائی 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں ٹراما سنٹر منظور نہ ہوا ہے اس لئے بلڈنگ کی تعمیر بھی نہ ہوئی ہے۔تاہم آر ایچ سی بھیرہ کو اپ گریڈ کرکے THQ لیول ہسپتال بنادیا گیا ہے اور اس کی عمارت مکمل ہو چکی ہے۔

(ب) جیسا کہ جزو "الف" میں درج ہے کہ تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں ٹراما سنٹر منظور نہ ہوا ہے اور نہ ہی بلڈنگ کی تعمیر ہوئی ہے، لہذا ڈاکٹرز اور عملہ تعینات نہیں ہو سکتا ہے۔

(ج) تفصیل جزو "ب" میں درج ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)

ضلع گجرات: سول ہسپتال کی عمارت کی تعمیر کی تفصیلات

*422: میاں طارق محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پی پی 113 ڈنگہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات سول ہسپتال کو اپ گریڈ کرکے نئی عمارت کا کام دو سال سے شروع ہے جو محکمہ بلڈنگ نے ابھی تک مکمل نہیں کیا اس کی کیا وجہ ہے کہ یہ سکیم Full Funding تھی اور کام بند پڑا ہے؟

(ب) مذکورہ کام کب شروع کیا گیا اسکا تخمینہ لاگت کیا تھا، کتنا کام مکمل ہوا ہے، کتنا بقایا ہے یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

(تاریخ وصولی 14 جون 2013 تاریخ ترسیل 11 جولائی 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ای ڈی او (صحت) گجرات کی رپورٹ کے مطابق سول ڈسپنسری ڈنگہ کو اپ گریڈ کرکے 30 بستروں پر مشتمل سول ہسپتال بنائے جانے کی ترقیاتی سکیم DCO گجرات کی

چٹھی نمبری DDC/GRT/2010(21) بتاریخ 2011-1-24 کے تحت منظور ہوئی۔ بلڈنگ کی تعمیر کا کام ضلعی محکمہ بلڈنگ نے مورخہ 11-06-16 کو شروع کیا۔ اس سکیم کے تمام فنڈز 12-2011 میں الاٹ کر دیئے گئے جس پر بلڈنگ کی تعمیر کا کام بہت تیزی سے ہوا۔ لیکن ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس مزید ترقیاتی فنڈز کی کمی کی وجہ سے تعمیر کا کام روک دیا گیا۔

(ب) بلڈنگ کی تعمیر کا کام ضلعی محکمہ بلڈنگ نے مورخہ 11-06-16 کو شروع کیا۔ تخمینہ لاگت کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بلڈنگ کی تعمیر کی لاگت	29.500 ملین روپے
فراہمی مشینری وآلات	20.000 ملین روپے
ٹوٹل تخمینہ لاگت	49.500 ملین روپے

اس سکیم پر بلڈنگ کی تعمیر کے لئے ابھی تک 22.238 ملین روپے کے فنڈز خرچ ہو چکے ہیں جبکہ مزید 7.262 ملین روپے کے فنڈز مزید درکار ہیں تاکہ سکیم مکمل ہو سکے۔

ہسپتال کی تعمیر کا 75% مکمل ہو چکا ہے عمارت کی تعمیر کی پوزیشن درج ذیل ہے۔

1۔ مین بلڈنگ — فرشوں کی رگڑائی کا کام جاری ہے۔

2۔ رہائشی کوارٹرز — فرشوں کی رگڑائی کا کام جاری ہے۔

3۔ چاردیواری کا کام مکمل ہو گیا ہے۔

فنڈز کی دستیابی پر بلڈنگ کا بقایا کام مکمل کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)

ضلع گجرات: رورل ہیلتھ سنٹر میں سٹاف کی کمی ودیگر تفصیلات

*423: میاں طارق محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 113 ضلع گجرات میں رورل ہیلتھ سنٹر دولانوالا میں سٹاف کی کمی ہے یہ کب تک پوری کر دی جائے گی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہسپتال میں ڈینٹل سرجن کی پوسٹ بھی ہے اور ڈاکٹر بھی موجود ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہسپتال میں ڈینٹل چیئر نہیں ہے جس کی وجہ سے ڈینٹل سرجن کام نہیں کر سکتا، ڈینٹل چیئر کب مہیا کی جائے گی اور مذکورہ RHC میں تمام سہولتیں کب تک فراہم کر دی جائیں گی؟

(تاریخ وصولی 14 جون 2013 تاریخ ترسیل 11 جولائی 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) وزیر اعلیٰ پنجاب کے خصوصی MPA پیکج کے تحت رورل ہیلتھ سینٹر دولانوالہ سکیم کی تعمیر DCO گجرات کی A.A نمبر 10 / DDC / GRT (29) بتاریخ 10-12-9 کے تحت منظور ہوئی۔ جس میں 35.000 ملین بلڈنگ اور 15.000 ملین مشینری کے لئے دوران مالی سال 11-2010 مہیا کئے گئے۔

بلڈنگ کی تعمیر کے بعد محکمہ صحت گجرات نے 11-06-30 کو سارا سامان مشینری و آلات وغیرہ خرید لیا اور SNE کی منظوری کے لئے محکمہ صحت گورنمنٹ آف دی پنجاب کو لیٹر لکھا جس کی منظوری 12-03-6 کو حکومت پنجاب محکمہ صحت کی چٹھی نمبری SO (H-I) 7-6/2012 بتاریخ 12-03-6 کے تحت موصول ہوئی۔ جبکہ ضلعی حکومت گجرات کی طرف سے ان اسامیوں کے لئے بجٹ چٹھی نمبری DO (3)3 (F&B)/GRT/2012 بتاریخ 12-04-26 کے تحت جاری کیا گیا۔ اس طرح RHC دولانوالہ نے مورخہ 12-05-28 سے اپنا کام باقاعدہ طور پر شروع کر دیا۔ لیکن گورنمنٹ سے جو پوسٹیں منظور ہوئیں وہ منظور شدہ PC-I کے مطابق نہ تھیں، منظور نہ ہونے پر پوسٹوں کی منظوری کے کیس پر کام جاری ہے، جو پوسٹیں منظور نہ تھیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔ میڈیکل آفیسر کی ایک، چارج نرسز کی دو، ہومیو ڈاکٹر کی ایک، لیڈی ہیلتھ وزیٹر کی

ایک، حکیم کی ایک، دواساز کی ایک، دواکوب کی ایک، ہومیوڈسپنسر کی ایک، ڈریسر کی ایک، ڈسپنسر کی دو، مڈوائف کی ایک جبکہ ٹیوب ویل آپریٹر کی ایک، وارڈ سرونٹ کی ایک، نائب قاصد کی دو جب کہ واٹر کیریئر کی ایک اسامی شامل ہے۔

گورنمنٹ کی طرف سے بھرتی پر سے پابندی اٹھانے کے بعد خالی اسامیوں پر تعیناتی کر دی جائے گی۔ لیکن رورل ہیلتھ سنٹر میں سٹاف کی کمی پورا کر دی گئی ہے اور دوسرے ہیلتھ سنٹروں سے عملہ ٹرانسفر کر کے لگا دیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس ہسپتال میں ڈینٹل سرجن کی پوسٹ منظور شدہ ہے اور اس پر ڈینٹل سرجن بھی تعینات ہے۔

(ج) ترقیاتی فنڈز کی کمی کی وجہ سے ڈینٹل یونٹ مہیا نہ کیا جا سکا ہے لیکن ڈینٹل یونٹ کا انتظام کر دیا گیا ہے جو کہ ایک ہفتہ کے اندر مہیا کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)

صوبہ میں دودھ میں ملاوٹ کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*452: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں دودھ کی ملاوٹ کے خلاف حکومت پنجاب نے کوئی ٹاسک فورس بنائی اور نہ ہی کوئی عملی اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) کیا حکومت پنجاب دودھ میں ملاوٹ کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف خصوصی ٹاسک فورس بنا کر کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 15 جون 2013 تاریخ ترسیل 8 جولائی 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ہر تحصیل و ضلع میں ایک مستقل نظام موجود ہے، لوکل اتھارٹی اپنی علاقائی حدود کے اندر باقاعدگی سے اس نظام کو چلا رہی ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے جس نے اپنے کام شروع کر دیا ہے اور اس کا دائرہ اختیار تمام پنجاب تک پھیلانے کیلئے عمل پیرا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)

لاہور: گورنمنٹ ہسپتال کوٹ خواجہ سعید میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کے لئے لیبارٹری قائم کرنے کی تفصیلات

*454: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہسپتال کوٹ خواجہ سعید لاہور میں ہیپاٹائٹس کی تشخیص کے لئے لیبارٹری نہ ہے جس بنا پر پی پی 143، 144، 145 لاہور کے لوگوں کو ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو چیک کروانے کے لئے علاقہ سے دور ہسپتالوں میں جانا پڑتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پی پی 143، 145، 144 کے لوگوں کے لئے گورنمنٹ ہسپتال کوٹ خواجہ سعید لاہور میں ہیپاٹائٹس کی تشخیص کے لئے لیبارٹری قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

(تاریخ وصولی 15 جون 2013 تاریخ ترسیل 8 جولائی 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست نہ ہے کیونکہ گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کیلئے جدید ترین کمپیوٹرائزڈ لیبارٹری قائم ہے جس میں تمام قسم کے ٹیسٹ بشمول ہیپاٹائٹس بی، سی کئے جاتے ہیں، ہیپاٹائٹس بی اور سی کے تمام قسم کے ٹیسٹ جن میں سکریننگ کے ذریعے آلیزیا (Elisa) کے ذریعے اور جدید ترین مشینری پر پی سی آر (PCR) ٹیسٹ بھی کئے جاتے ہیں اور اس سے حلقہ پی پی 144، 143، 141 اور 145 وغیرہ کے علاوہ بھی باقی وہ تمام مریض اس لیبارٹری سے مستفید ہوتے ہیں جو اس ہسپتال میں آتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ہیپاٹائٹس کے مریض کو کسی دوسرے ہسپتال میں نہیں بھیجا جاتا۔

(ب) کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور میں پہلے ہی ہیپاٹائٹس کے مریضوں کے لئے جدید ترین کمپیوٹرائزڈ لیبارٹری کام کر رہی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2013)</u>

لاہور | رائے ممتاز حسین بابر
12۔اگست 2013 | قائم مقام سیکرٹری

بروز منگل 13-اگست 2013 محکمہ صحت کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	میاں نصیر احمد	21-100
2	جناب احمد شاہ کھگہ	38-39
3	قاضی احمد سعید	50
4	ڈاکٹر سید وسیم اختر	55
5	میاں محمد اسلم اقبال	92-94
6	جناب اعجاز خان	97-267
7	محترمہ عائشہ جاوید	123
8	محترمہ شمیلہ اسلم	157-158
9	جناب محمد ثقلین انور سپرا	163
10	سردار وقاص حسن مؤکل	169A
11	جناب جاوید اختر	286
12	جناب فیضان خالد ورک	320-321
13	جناب ابوحفص محمد غیاث الدین	372
14	ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ	399-401
15	میاں طارق محمود	422-423
16	محترمہ راحیلہ خادم حسین	452-454